۴

پوٗری جو کڑھائی سے نکل بھاگی

کسی گاؤں میں ایک کسان اپنی بیوی کے ساتھ رہتا تھا۔ کسان کا نام تھا منسا اور اُس کی بیوی کا گڑیا۔ منسا کے پاس روپیہ پیسہ اچھا خاصا تھا مگر گھر میں کام کرنے والے آدمی کم تھے۔ اسے ہمیشہ دوسروں سے مزدوری پر کام لینا پڑتا تھا۔

بیساکھ کا مہینہ تھا۔ منسا کے کھیتوں میں گیہوں کی فصل خوب ہوئی تھی اور کھیت بھی کٹ چکے تھے۔ اب بالیوں سے دانے نکالنے باقی تھے۔ سب کسان اپنے اپنے کام میں لگے تھے۔ منسا نے بہتیرا چاہا کہ کوئی مزدوٗر ملے مگر نہ ملا۔ اُدھر آسمان پر دو ایک دن سے بادل آنے لگے تھے اور ڈر تھا کہ کہیں پانی پڑ گیا تو سب دانے خراب ہو جائیں گے۔

ایک دن منسا مشکل سے پانچ آدمیوں کو پُھسلا کر لایا۔ گھر میں آکر بیوی سے کہا کہ یہ لوگ آج کام کو آئے ہیں۔ دوپہر کو انھیں پوٗریاں کھلانا۔

کوئی گیارہ بجے بیوی نے چوٗلھے پر کڑھائی چڑھائی۔ کڑھائی میں تیل ڈالا۔ بیلن سے بیل بیل کر کڑھائی میں پوٗریاں ڈالنی شروع کیں۔ کچھ پوٗریاں پک گئیں تو باورچی خانے میں کسان کا بیٹا بدّھو جانے کہاں سے آ گیا۔ ناک سے برابر سُڑ سُڑ سُڑ سُڑ کرتا جاتا تھا۔ ماں نے ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور ناک پونچھی۔ کڑھائی میں جو پوٗری پڑی تھی، وہ اتنی دیر میں جلنے لگی۔ اُسے برا لگا کہ بدّھو کی ماں نے اس کا ذرا خیال نہ کیا۔ پوٗری جھٹ کڑھائی میں سے کوٗد کر بھاگ

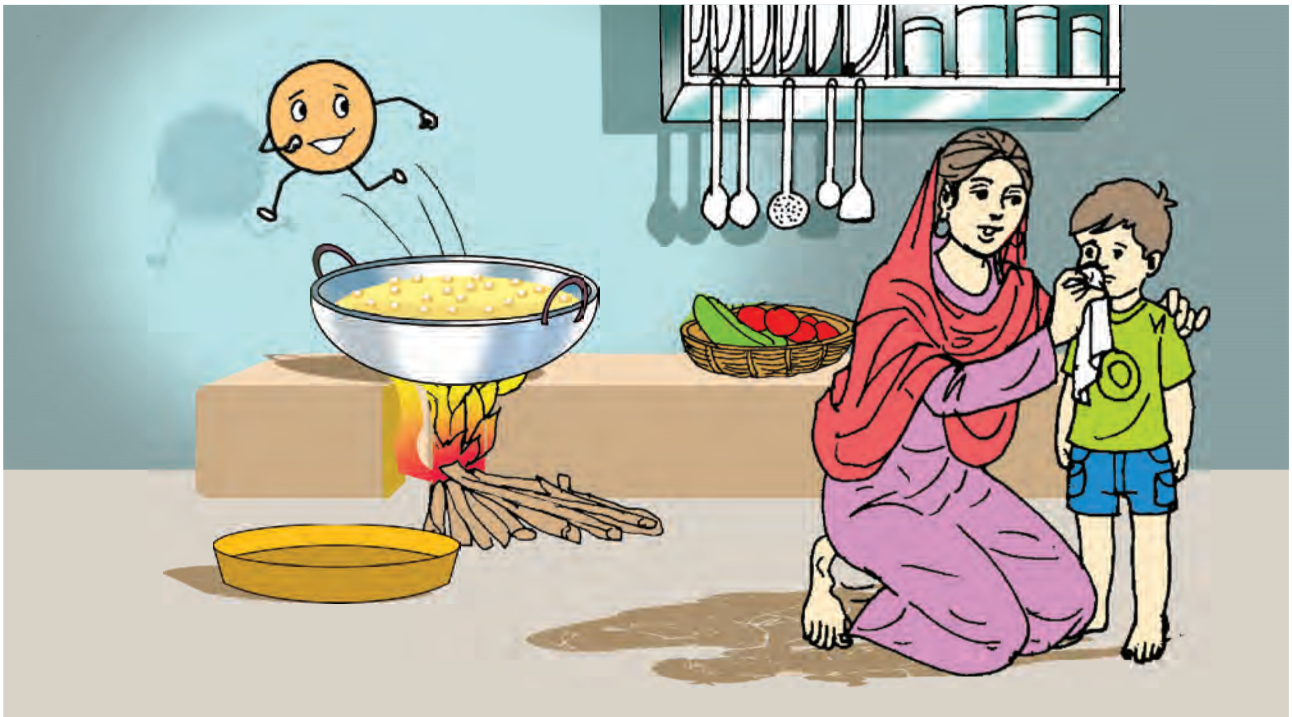

کھڑی ہوئی کہ تم بدّھو کی ناک پونچھو، میں تو جاتی ہوں۔

بدّھو کی ماں نے بہت چاہا کہ اُسے پکڑے مگر وہ کہاں ہاتھ آتی۔ گھر سے نکل کر کھیت کی طرف بھاگی۔ راستے میں منسا اور اُس کے دوستوں کے پاس سے گزری۔ اُنھوں نے جب دیکھا کہ اچھی پکی پکائی پوری یوں پاس سے بھاگی جا رہی ہے تو کام چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیے مگر وہ ان کے ہاتھ نہ آئی۔ کھیت سے نکل کر پوری کو ایک خرگوش ملا۔ خرگوش نے بڑی تیزی سے اُس کا پیچھا کیا۔ بی پوری ایک بھٹ میں گُھس گئی۔ اندر ایک لومڑی بیٹھی تھی۔ پوری اُلٹے پاؤں لوٹی اور یہ کہتی ہوئی بھاگی، ''بی لومڑی! میں تمھارے بس کی نہیں۔''

لومڑی نے کہا، ''ٹھہر تو... تیری شیخی کا مزہ تجھے چکھاتی ہوں۔'' وہ پیچھے لپکی مگر پوری تھی بڑی چالاک۔ اُس نے جھٹ ایک کسان کے مکان کا رُخ کیا۔ کسان کے مکان کے قریب ایک بھوکی کتیا اور اُس کے پانچ بچّے اِدھر اُدھر پھر رہے تھے۔ اُنھوں نے بھی ارادہ کیا کہ اس پوری کو چٹ کر لیں۔ پوری نے کہا، ''اجی بی لپ لپ، میں تمھارے بس کی بھی نہیں۔''

کُتیا بڑی ہوشیار تھی۔ آگے منہ بڑھا کر کہنے لگی، ''بی پوری! کیا کہتی ہو۔ میں ذرا اونچا سنتی ہوں۔'' پوری قریب آئی اور کہنے لگی ''اجی بی لپ لپ...'' اتنا ہی کہنے پائی تھی کہ کُتیا نے منہ مارا ''ہپ'' اور آدھی پوری اُس کے منہ میں آ گئی۔ آدھی پوری جو بچی تھی وہ تیزی سے بھاگی اور آگے جا کر نہ معلوم کس طرح زمین کے اندر گُھس گئی۔ کُتیا اور اُس کے بچّوں نے ساری عمر اُس آدھی پوری کو ڈھونڈا مگر وہ نہ ملی۔

ابھی تک سارے کتّے اسی آدھی پوری کی تلاش میں ہر وقت زمین سونگھتے پھرتے ہیں کہ کہیں سے اُس کا پتا چلے تو نکالیں۔ اُس نے ہماری دادی امّاں کو دھوکا دیا تھا مگر اُس آدھی پوری کا کہیں پتا نہیں چلتا۔ (ڈاکٹر ذاکر حسین)

بھتیرا - بہت

اچھا خاصا - بہت

مکان کا رُخ کیا - مکان کی طرف گئی

شیخی - گھمنڈ، غرور

بس کی نہیں - قابو میں نہ آنے والی

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ کسان کا نام کیا تھا؟

۲۔ کسان کی بیوی کیا پکا رہی تھی؟

۳۔ باورچی خانے میں کون آیا؟

۴۔ پوری گھر سے نکل کر کس طرف بھاگی؟

۵۔ بھٹ کے اندر کون بیٹھا تھا؟

۶۔ پوری کی تلاش میں کتّے کیا کرتے پھرتے ہیں؟

مختصر جواب لکھیے :

۱۔ پوری کڑھائی سے کیوں نکل بھاگی؟

۲۔ پوری نے جب کسان کے مکان کا رُخ کیا تو وہاں کیا ہوا؟

سبق کی مدد سے خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے :

۱۔ کسی گاؤں میں ایک .... اپنی بیوی کے ساتھ رہتا تھا۔

۲۔ منسا کے کھیتوں میں .... کی فصل خوب ہوئی تھی۔

۳۔ کھیت سے نکل کر .... کو ایک خرگوش ملا۔

۴۔ انھوں نے بھی .... کیا کہ اس پوری کو چٹ کر لیں۔

بتایئے ذیل کے جملے کس نے کہے :

۱۔ یہ لوگ آج کام کو آئے ہیں، دوپہر کو انھیں پوریاں کھلانا۔

۲۔ ’’بی لومڑی! میں تمھارے بس کی نہیں۔‘‘

۳۔ ’’تیری شیخی کا مزہ تجھے چکھاتی ہوں۔‘‘

۴۔ ”بی پؤری! کیا کہتی ہو؟ میں ذرا اونچا سنتی ہوں۔“

سرگرمی :

پانچ جنگلی جانوروں کے نام لکھیے۔

آئیے زبان سیکھیں!

اسم عام/اسم خاص :

اگر کسی اسم سے خاص شخص، خاص چیز یا خاص جگہ کی پہچان نہیں ہوتی تو اسے اسمِ عام کہتے ہیں مثلاً

شاعر، ادیب

کتاب، پیسے، کپڑا، اخبار

باغ، قصبہ، گھر، اسکول، مسجد، جلسہ گاہ

اگر کسی اسم سے خاص شخص، خاص چیز یا خاص جگہ کی پہچان ہوتی ہے تو اسے اسمِ خاص کہتے ہیں مثلاً

شفیع الدّین نیّر، علّامہ اقبال

کوہِ نور، قرآن

تاج محل، دہلی، علی گڑھ

سبق میں ذیل کے جملے آئے ہیں۔ انھیں غور سے پڑھیے :

پؤری اُلٹے پاؤں لوٹی اور یہ کہتی ہوئی بھاگی ”بی لومڑی! میں تمھارے بس کی نہیں۔“

لومڑی نے کہا، ”ٹھہر تو... تیری شیخی کا مزہ تجھے چکھاتی ہوں۔“

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ 'اُلٹے پاؤں لوٹی / بس کی نہیں / مزہ چکھاتی ہوں' ہماری زبان کے محاورے ہیں۔ یہ دراصل 'اُلٹے پاؤں لوٹنا / بس کا نہ ہونا / مزہ چکھانا' سے بنے ہیں۔ سبق میں 'بس کی نہیں' کے معنی 'قابو میں نہ آنے والی' دیے گئے ہیں۔ زبان میں ان کے علاوہ بھی بہت سے محاورے پائے جاتے ہیں۔

❖ اپنے استاد سے دوسرے محاورے اور ان کے معنی معلوم کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔